27912
4/11

دار الافتاء
فتوی نمبر ۹۳/۲۱۵۸
جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب مفتی صاحب دارالعلوم کراچی۔ پاکستان

سوال:۔ جناب مفتی صاحب میرا نام فرخ ریاض ہے اور میری ایک بیٹی ہے۔ جس کا نام عمر لینہ فرخ ہے۔ جناب مفتی صاحب عرصہ 3 سال پہلے میری بیٹی عمر لینہ بحریہ کالج لاہور میں کلاس ایف۔اے۔ میں پڑھتی تھی بحریہ کالج لاہور کا ٹیچر جس کا نام حارث محمود ہے کالج میں میری بیٹی کو تنگ کرتا تھا۔ جس کی شکایت میری بیٹی نے مجھ سے کی اور میں نے یہ سب کالج انتظامیہ کو بتایا جس پر کالج انتظامیہ نے ایکشن لیتے ہوئے متعلقہ ٹیچر حارث محمود کو کالج سے نکال دیا۔
جس پر حارث محمود کالج نوکری سے فارغ ہونے کے بعد مختلف دنیاوی لالچ دے کر میری بیٹی اور بیوی کو مرعوب کیا اور اپنے آپ کو کنوارہ ظاہر کیا۔ اور میری بیوی کو مختلف لالچ دے کر مجھے بتائے بغیر اور میری اجازت کے بغیر میری بیٹی سے شادی کر لی۔ شادی کی معلومات ایک سال بعد بذریعہ FacBook معلوم ہوئی۔ اور ساتھ ہی میری بیوی کو ورغلا کر عدالت سے میری بیوی کی خلع کروا دی جس کا کبھی مجھے علم 3 ماہ بعد Watsup پر ہوا اور میری بیٹی کی شادی۔ اور بیوی کی خلع کے طویل عرصہ بعد پتا چلا اس سے پہلے مجھ سے مسلسل گھر کے اخراجات کی مد میں پیسے بھی لیتی رہی۔

گزارش ہے کہ درج بالا حالات کے پیش نظر کیا سرپرست + والد کی اجازت کے بغیر اور غیر آدمی کے ورغلانے پر میری بیٹی کا نکاح جائز ہے کیا یہ باطل نہیں کیا بروئے اسلام والد + سرپرست کی اجازت ضروری نہیں۔ کیا آج کل کے دنیاوی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس طرح کسی معصوم لڑکی کو ورغلا کر نکاح درست ہے۔ از راہ کرم میری مدد و رہنمائی فرمائی جائے۔

فقط دعا گو۔

فرخ ریاض محمان۔ متحدہ عرب امارات UAE
00971-569600476

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

صورت مسؤلہ میں اگر لڑکی عاقلہ بالغہ ہے،اور(حارث محمود) جس سے اس نے شادی کی ہے وہ اس کا ہم پلہ (کفو) نہیں ہے، یعنی حسب ونسب، دینداری، مالداری(مہر اور نفقہ کی ادائیگی کی حد تک)اور پیشہ کے لحاظ سے لڑکی کے برابر یا اس سے برتر نہیں ہے، تو اس صورت میں یہ نکاح مفتٰی بہ قول کے مطابق درست نہیں ہوا۔

اوراگر (حارث محمود) لڑکی کا ہم پلہ یعنی حسب ونسب، دینداری، مالداری اور پیشہ کے لحاظ سے لڑکی کے برابر یا اس سے برتر ہے، تو شرعاً نکاح منعقد ہو گیا ہے، بشرطیکہ نکاح کی دوسری شرائط پائی گئی ہوں، تاہم شرعاً اور عرفاً لڑکی کیلئے یہ ایک ناپسندیدہ عمل اور شرمناک اقدام ہے، باحیا اور شریف گھرانوں کی لڑکیوں کیلئے یہ عمل بالکل نامناسب ہے، اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ماخذہ التبویب(۱۶۴۳/۱۰۰)

الدر المختار - (۳ / ۵۶)

(ويفتى) في غير الكفء (بعدم جوازه أصلا) وهو المختار للفتوى (لفساد الزمان)

الهداية في شرح بداية المبتدي - (۱ / ۱۹۱)

" وينعقد نكاح الحرة العاقلة البالغة برضاها وإن لم يعقد عليها ولي بكرا كانت أو ثيبا عند أبي حنيفة وأبي يوسف " رحمهما الله " في ظاهر الرواية ... ووجه الجواز أنها تصرفت في خالص حقها وهي من أهله لكونها عاقلة مميزة ولهذا كان لها التصرف في المال ولها اختيار الأزواج وإنما يطالب الولي بالتزويج كيلا تنسب إلى الوقاحة ثم في ظاهر الرواية لا فرق بين الكفء وغير الكفء ولكن للولي الاعتراض في غير الكفء وعن أبي حنيفة وأبي يوسف أنه لا يجوز في غير الكفء لأنه كم من واقع لا يرفع

رد المحتار - (۳ / ۵۵)

يستحب للمرأة تفويض أمرها إلى وليها كي لا تنسب إلى الوقاحة بحر وللخروج من خلاف الشافعي في البكر------------------------------ **والله سبحانه وتعالیٰ اعلم**

زاہد اللہ
زاہد اللہ غفرلہ ولوالدیہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۶/رجب المرجب/۱۴۴۱ھ
12/مارچ/2020ء

الجواب صحیح
[signature]
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۶/رجب المرجب/۱۴۴۱ھ
12/مارچ/2020ء

الجواب صحیح
[signature]
۱۶/۷/۴۱ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود الحسن عفی عنہ
۱۶/۷/۱۴۴۱ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۳/۲۱۵۸